61
سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

التبیان
Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ

بعنوان

توبہ کی اہمیت، فضیلت اور اس کی شرائط

15 مئی 2020ء   22 رمضان المبارک 1441ھ

زیر اہتمام التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

0308-6222418 0311-1701903

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

توبہ کی اہمیت، فضیلت اور اس کی شرائط

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❁ توبہ کے فوائد وثمرات ❁ توبہ کی شرائط ❁ تائبین کے واقعات

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (الزمر:53)﴾

بتقاضائے بشریت ہر انسان گناہ گار ہے، کوئی بھی پارسائی اور پاکدامنی کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ تمام اولاد آدم (سوائے حضرات انبیاء علیہم السلام) سے، گناہوں کا سرزد ہونا ممکن ہے، لیکن بہترین انسان وہ ہے جو غلطی کرکے مصر نہیں رہتا بلکہ اللہ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ

''آدم کا ہر بیٹا گناہ گار ہے اور بہترین خطا کار توبہ کرنے والے ہیں''۔

سنن الترمذی: ۲۴۹۹، قال الالبانی: حسن

❁ یاد رکھیئے! اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کرنا چاہتا ہے، مگر ہم ہی ہیں جو گناہ کرکے بھی باری تعالیٰ سے معافی نہیں مانگتے، چنانچہ سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

''اللہ عزوجل ہر رات اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرلے اور دن کے وقت ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرلے۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع

ہوجائے (یعنی کہ قیامت آجائے)''۔

صحیح مسلم:2759

❀ جب باری تعالیٰ ہمیں معاف کرنا چاہتا ہے تو مایوسی کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ (الزمر:53)

''کہہ دیجئے! اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف فرما دے گا، یقیناً وہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے''۔

❀ حضرات محترم! توبہ کا بھی اللہ مالک نے وقت مقرر کر رکھا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دنیا کی رنگینیوں میں مگن رہیں اور وقت توبہ ختم ہوجائے، چناچہ سیدنا زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے:

أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ بِالمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ

''اللہ تعالیٰ نے مغرب کی طرف توبہ کا دروازہ کھولا ہے جس کی چوڑائی ستر سالوں میں طے ہونے والی مسافت کے برابر ہے اور وہ دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک کہ مغرب کی طرف سے سورج طلوع نہ ہوجائے''۔

سنن الترمذی:3536، قال الالبانی: حسن

توبہ کے فوائد وثمرات

① توبہ شیوۂ پیغمبری:

توبہ کرنے سے انسان کی عزت میں فرق نہیں آتا بلکہ انبیائے کرام کی ایک صفت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرات انبیائے کرام بھی اللہ رب العزت سے اپنے گناہوں کی معافی مانگا کرتے تھے، مثلاً: سیدنا آدم علیہ السلام کی مثال لے لیتے ہیں۔ جنت میں رہتے ہوئے شیطان کی باتوں میں آکر جب آدم علیہ السلام سے گناہ ہوگیا تو آدم علیہ السلام نے اللہ سے توبہ کرتے ہوئے دعا فرمائی:

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (الاعراف:23)

اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم ضرور خسارا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

۲ رضائے الٰہی کا حصول:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ، مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَأَيِسَ مِنْهَا، فَأَتَى شَجَرَةً، فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا، قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا، قَائِمَةً عِنْدَهُ، فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اللهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ، أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ

''جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ جیسے جنگل میں کسی کی سواری بھاگ گئی اور اسی پر اس کے کھانے پینے کا سامان بھی تھا، وہ اس سے مایوس ہو کر کسی درخت کے نیچے آ کر لیٹ گیا جبکہ وہ اپنی سواری سے مایوس ہو چکا تھا۔ وہ اسی حالت میں ہوا اور اچانک اس کی وہ سواری اس کے پاس آ کھڑی ہوگئی، وہ اس کی نکیل پکڑ کر جذبات مسرت سے مغلوب ہو کر کہتا ہے: اے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں۔ شدت مسرت سے وہ غلطی کر جاتا ہے۔ اس بندے کی خوشی سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے''۔

صحیح مسلم:2747

۳ شان بخشش کا ظہور:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ اللهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تمہیں اٹھا لیتا اور تمہارے بجائے گناہ کرنے والی قوم کو لاتا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے تو رب تعالیٰ

انہیں معاف کر دیتا۔

صحیح مسلم:2749

④ تائبین کے لیے بشارت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ (سورة التوبة:112)

”جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد وثنا کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع وسجود کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں ایسے ہی مومنوں کو بشارت وخوش خبری دیجئے“۔

⑤ فرشتوں کی دعا کا حصول:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (سورة غافر:9،7)

”وہ فرشتے جو اللہ تعالیٰ کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں، اور جو اس عرش کے ارد گرد ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح حمد کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تو نے ہر چیز کو اپنی رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے، سو تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیرے راستے پر چلیں، اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے پروردگار! ان کو ہمیشہ رہنے کی جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے اس سے وعدہ کیا ہے، جو ان کے باپ دادا اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے بھی جو نیک عمل کرنے

والے ہوں، بے شک تو غالب حکمت والا ہے اوران کو برائیوں سے محفوظ رکھ، اور جسے تو نے اس روز برائیوں سے بچالیا تو بے شک اس پر تو نے مہربانی فرمائی اور یہی بڑی کامیابی ہے"۔

٦ توبہ سے اللہ کی محبت کا حصول:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ (سورة البقرة:222)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے جو بہت زیادہ توبہ کرنے والے ہیں اور ان سے بھی محبت کرتا ہے جو بہت زیادہ پاک رہنے والے ہیں۔

٧ توبہ دل کی صفائی کا ذریعہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ، فَإِنْ زَادَ، زَادَتْ، فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: {كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ}

بلاشبہ مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کرے، اس سے پہلوتہی کرے اور استغفار کرے تو اس کا دل (سیاہ نکتہ سے) صاف ہوجاتا ہے اگر مزید گناہ کرے تو سیاہ نکتے بڑھتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا دل زنگ آلود ہوجاتا ہے بس یہی وہ زنگ ہے جس کا تذکرہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں کیا ہے: خبردار! جو جو (اعمال بد) کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے۔

سنن ابن ماجه:4244، قال الالبانی: حسن

٨ خوشگوار، پرسکون اور پرامن دنیاوی زندگی کی بشارت:

آج ہر شخص خوشی، سکون اور امن کی تلاش میں ہے کہ کسی طرح اسے خوش حالی اور امن مل جائے، کتنے ہی لوگ دکھوں اور پریشانیوں سے ہوکر خودکشی تک جا پہنچتے ہیں مگر خوشی میسر نہیں آتی تو آیئے توبہ کیجئے، اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی کو پرسکون بنادے گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ (سورة هود:3)

”یہ کہ تم اپنے رب کے ہاں گناہوں کی معافی مانگو، اور اس کی جناب میں توبہ کرو، وہ وقت مقررہ تک تم کو اچھا سامان زندگی دے گا، اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا“۔

⑨ آسمانوں سے برکات کا نزول، توانائی اور قوت میں اضافہ:

اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوح علیہ السلام کا بیان قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ (سورۃ ھود:52)

”اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے رب سے معافی مانگو، اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو تا کہ وہ تم پر برسنے والے بادل بھیجے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت بڑھا دے“۔

⑩ نیک اولاد، بابرکت روزی، خوشحالی توبہ کی مرہون منت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا (سورۃ نوح:10،12)

”میں نے کہا: اپنے رب سے اپنے گناہوں پر استغفار کرو، وہ یقینا بڑا ہی بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوئے چھوڑے گا اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا“۔

⑪ دنیا و آخرت میں کامیابی:

دنیا و آخرت کی کامیابی ہی ہر شخص چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کی کامیابی توبہ بھی رکھ دی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (سورۃ النور:31)

”اے ایمان والو! تم سب کے سب اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تا کہ تم کامیابی پاؤ“۔

⑫ توبہ کرنے والا ایسے ہی جیسے اس نے گناہ کیا نہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

”گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں“۔

سنن ابن ماجہ: ۴۲۵۰، قال الالبانی: حسن

⑬ گناہوں کا نیکیوں میں تبدیل ہونا:

ساری زندگی گناہوں میں گزارنے والا شخص اگر مالک الملک سے توبہ کرے تو اللہ کے لیے کچھ مشکل نہیں کہ وہ اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرما دے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (سورۃ الفرقان:70)

''مگر جو شخص توبہ کرے، نیک اعمال کرے سو ایسے لوگوں کے برے اعمال کو اللہ تعالیٰ نیک اعمال میں بدل دے گا، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ہی معاف کرنے والا مہربان ہے''۔

⑭ گناہوں سے مکمل معافی:

مزید اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿سورۃ التحریم:8﴾

''اے ایمان والو! اللہ کی طرف پکی توبہ کرو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اس دن اللہ اپنے نبی اور آپ کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا ان کا نور ان کے آگے چل رہا ہوگا اور ان کے دائیں بائیں بھی ہوگا، وہ کہیں گے: اے اللہ ہمارے لیے نور مکمل کر دے اور ہماری مغفرت فرما دے بلا شبہ تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے''۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ، ثُمَّ تُبْتُمْ، لَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

اگر تم اس قدر گناہ کرو کہ تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تم توبہ کر لو تو اللہ تمہاری توبہ قبول فرما لے گا۔

سنن ابن ماجہ: 4248، قال الالبانی: صحیح

❁اور بسا اوقات تو انسان اس قدر توبہ کرتا رہتا ہے کہ اللہ اس کی توبہ کو دیکھ کر کہہ دیتا ہے کہ اے بندۂ مومن تو جو چاہے عمل کر میں نے تمہیں ہمیشہ کے لیے بخشش دیا ہے۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں سے بیان فرمایا جنہیں آپ نے اپنے رب عزوجل کے حوالے سے بیان فرمایا ہے، یعنی حدیث قدسی ہے:

أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا، فَقَالَ: اللهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ، قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى: لَا أَدْرِي أَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ: اعْمَلْ مَا شِئْتَ

ایک بندہ گناہ کر بیٹھا تو کہا کہ اے اللہ! میرا گناہ بخش دے۔ اللہ نے فرمایا کہ میرے بندے نے گناہ کیا، پھر اس نے جان لیا کہ اس کا ایک مالک ہے، جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مؤاخذہ بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے گناہ کیا اور کہا کہ اے میرے مالک! میرا گناہ بخش دے۔ اللہ نے فرمایا کہ میرے بندہ نے ایک گناہ کیا اور اس نے جان لیا کہ اس کا ایک رب ہے، جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مؤاخذہ بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے گناہ کیا اور کہا کہ اے میرے پالنے والے! میرا گناہ بخش دے۔ اللہ نے فرمایا کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اس نے یہ جان لیا کہ اس کا ایک اللہ ہے، جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مؤاخذہ بھی کرتا ہے۔ اے بندے! اب تو جو چاہے عمل کر، میں نے تجھے بخش دیا۔" (راویٔ حدیث) عبدالاعلیٰ نے کہا کہ مجھے یاد نہیں کہ یہ "اب جو چاہے عمل کر" تیسری بار فرمایا یا چوتھی بار فرمایا۔

صحیح مسلم:2758، صحیح البخاری:7507

⑮ توبہ کرنے والوں کے لیے جنت:

انسانی زندگی کا مقصد ہی دنیا میں اللہ مالک کی عبادت کر کے جنت کا حصول ہے تو جو شخص اپنے گناہوں کی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جنت عطا فرمائے گا جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا (سورة مریم:60)

''مگر جو کوئی توبہ کرے ایمان لائے اور نیک اعمال کرے، وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا''۔

⑯ عذاب سے نجات اور حفاظت:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عذاب سے نجات کے لیے دو نعمتوں سے نوازا، ایک محمد ﷺ اور دوسرا استغفار کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (سورة الانفال:33)

''اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دیں گے جب تک آپ ان میں موجود ہوں، اور اس وقت تک عذاب نہیں دیں گے جب تک وہ استغفار کرتے ہوں''۔

سچی توبہ کی شرائط

علماو محدثین کرام نے قرآن وحدیث سے توبہ کی چند شرائط استنباط کی ہیں، کیونکہ توبہ کوئی ایسا لفظ نہیں جو محض زبان پر جاری ہو اور گناہ معاف بھی ہو جائیں۔ بلکہ ضروری ہے کہ توبہ ان شرائط کے ساتھ کی جائے جو توبہ کرنے والے کے صدق پر دلالت کریں۔ توبہ کی چند شروط حسب ذیل ہیں:

پہلی شرط:

خلوص نیت سے توبہ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (التحریم:8)

''اے ایمان والو، اللہ سے خالص دل سے توبہ کرو، ہوسکتا ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیوں کو دور کردے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں''۔

دوسری شرط:

اگر نادانی سے گناہ کر بیٹھے تو فوراً توبہ کرے، دیر نہ کرے۔ موت کے وقت توبہ کرنا بیکار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَأُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا (النساء:17,18)

''اللہ کے ذمہ توبہ قبول کرنا تو بس انہی لوگوں کے لئے ہے جو نادانی سے کوئی برا کام کر بیٹھتے ہیں اور پھر بہت جلد توبہ کر لیتے ہیں، اللہ ایسے ہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور وہ بڑے علم والا، بڑی حکمت والا ہے۔ اللہ ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں فرماتا جو (مسلسل) برے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے (اے اللہ) میں اب (ان برے کاموں سے) توبہ کرتا ہوں اور اللہ ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں فرماتا جو کفر کی حالت میں مر رہے ہوتے ہیں، ان (سب) لوگوں کے لئے اللہ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے''۔

تیسری شرط:

گناہ کے بعد اس پر اصرار نہ کیا جائے بلکہ فوراً توبہ کی جائے، جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ (آل عمران:135)

''اور متقی وہ لوگ ہیں جب وہ بے حیائی کا کوئی کام یا اپنی جانوں پر کوئی ظلم کر بیٹھتے ہیں تو (فوراً) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور (اس سے) اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے علاوہ گناہوں کو معاف کر بھی کون سکتا ہے اور وہ جان بوجھ کر اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے''۔

چوتھی شرط:

تمام سابقہ گناہوں پر دل سے ندامت ہو، نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

''النَّدَمُ تَوْبَةٌ''

''ندامت توبہ ہے''۔

سنن ابن ماجہ:4252، مسند ابی یعلی: ۴۹۶۹)، قال الالبانی: صحیح

پانچویں شرط:

کسی کی حق تلفی کی ہو تو اس سے معافی طلب کرنے یا اس کے حقوق لوٹانے سے توبہ قبول ہوگی۔ مثال کے

طور پرکسی کی کوئی چیز چوری کی، تو اس چوری کی ہوئی چیز کو واپس کرے، یا اس سے معاف کروالے، کیونکہ کسی کو اذیت دے کر اللہ سے توبہ کرنے سے توبہ قبول نہیں ہوگی۔

رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا كَانَتْ لِأَخِيهِ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ فِي نَفْسٍ أَوْ مَالٍ فَأَتَاهُ، فَاسْتَحَلَّ مِنْهُ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ، فَتُوضَعُ فِي سَيِّئَاتِهِ

اللہ اس بندے پر رحم کرے کہ جس شخص کا ظلم کسی دوسرے کی عزت پر ہو یا مال پر تو اسے وہ وقت آنے سے پہلے معاف کرالے کہ اس کی نیکیاں لے لی جائیں اور اگر کوئی نیک عمل اس کے پاس نہیں ہوگا تو اس کے ساتھی (مظلوم) کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

صحیح ابن حبان:7362، قال الارنوط: اسنادہ قوی

چھٹی شرط:

توبہ کرنے کے بعد نیک عمل کرے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا (الفرقان:71)

”اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے تو وہ گویا اللہ کی طرف یوں رجوع کرتا ہے جیسا کہ رجوع کرنے کا حق ہے“۔

❁ مزید ارشاد فرمایا:

إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ (النمل:11)

”مگر وہ گنہگار جو گناہ کرے پھر (اس) گناہ کے بعد اس کے بدلے نیکی کرے تو یقیناً میں بہت بخشنے والا بے حد مہربان ہوں“۔

ساتویں شرط:

گناہ کتنے ہی ہو گئے ہوں تاہم اللہ تعالیٰ سے ناامید نہ ہو اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے توبہ کرے۔ اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (الزمر:53)

”کہو اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے‘ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ

ہونا' یقیناً اللہ سارے گناہ معاف فرما دے گا' یقیناً وہ بہت بخشنے والا' نہایت رحم کرنے والا ہے''۔

آٹھویں شرط:

موت کے آثار دیکھنے سے پہلے پہلے توبہ کریں، کیونکہ جب موت کا فرشتہ آجائے اس وقت کی ہوئی توبہ کوئی نفع نہیں دے سکتی۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ العَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا رہتا ہے جب تک (بوقت موت) حلق سے خرخراہٹ کی آواز نہ شروع ہو جائے۔

سنن الترمذی: 3537، قال الالبانی: حسن

❁ فرعون نے جب ملک الموت کو دیکھا تو اللہ سے توبہ کرتے ہوئے کہنے لگا:

آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ (یونس:90)

تو اللہ نے اس کی توبہ قبول نہ کرتے ہوئے فرمایا:

آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ (یونس:91)

❁ اسی طرح قیامت کے لیے سورج مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے پہلے توبہ کر لینی چاہیے، کیونکہ جب مغرب سے سورج طلوع ہو گیا تو پھر توبہ کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ

جو شخص سورج مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے پہلے توبہ کر لے تو اس کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرما لے گا۔

صحیح مسلم: 2703

تائبین کے واقعات

① رسول اللہ ﷺ دن میں سو بار توبہ:

رسول اللہ ﷺ خود فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللهِ، فَإِنِّي أَتُوبُ، فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ، مَرَّةٍ

''اے لوگو اللہ کی طرف توبہ کرو، یقیناً میں ایک دن میں سو سے زیادہ بار توبہ کرتا ہوں''۔

صحیح مسلم:2702

۲ ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کی توبہ:

سیدنا ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول ! مجھے پاک کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر افسوس جاؤ اللہ سے استغفار کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ وہ لوٹ کر کچھ دور تک گئے، پھر واپس آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجئے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر افسوس جاؤ اللہ سے استغفار کرو اور اس کی طرف رجوع کرو۔ وہ لوٹ کر تھوڑی دور تک ہی گئے تھے کہ پھر آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجئے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح فرمایا جب چوتھی بار (یہی بات) ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: میں تمہیں کس چیز سے پاک کروں؟ انہوں نے کہا: زنا سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا اسے جنون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ اسے جنون نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا اس نے شراب پی ہے؟ اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس کا منہ سونگھا تو اسے شراب کی بدبو نہ آئی۔: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رجم کے بارے میں حکم دیا۔ چنانچہ انہیں رجم کر دیا گیا۔ بعد ازاں ان کی بابت لوگوں کے دو گروہ بن گئے، کچھ کہنے والے یہ کہتے: وہ تباہ و برباد ہو گیا ہے، اس کے گناہ نے اسے گھیر لیا ہے اور بعض کہنے والے یہ کہتے: ماعز کی توبہ سے افضل کوئی توبہ نہیں کہ وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیا، پھر کہا: مجھے پتھر سے مار ڈالیے۔ دو تین دن وہ (اختلاف کی) اسی کیفیت میں رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، وہ سب بیٹھے ہوئے تھے آپ نے سلام کہا، پھر بیٹھ گئے اور فرمایا: ماعز کے لیے بخشش کی دعا کرو۔ تو لوگوں نے کہا: اللہ ماعز بن مالک کو معاف فرمائے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ

”بلاشبہ انہوں نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ ایک امت میں بانٹ دی جائے تو ان سب کو کافی ہو جائے گی“۔

صحیح مسلم:1695

۳ غامدیہ عورت کی توبہ:

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک غامدیہ عورت حاضر خدمت ہوئی اور عرض کی اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے، مجھے پاک کر دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس کر دیا۔ دوسرے دن وہ

پھر آئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے کیوں واپس کرتے ہیں؟ شاید آپ مجھے ایسے ہی لوٹا رہے ہیں جیسے آپ نے ماعز بن مالک اسلمی کو واپس کر دیا تھا۔ اللہ کی قسم میں تو زنا کے نتیجہ میں حاملہ ہو چکی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اپنے بیان سے رجوع نہیں کرتی تو بہر حال ابھی نہیں، اب چلی جا یہاں تک کہ بچہ پیدا ہو جائے۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں: جب اس کا بچہ پیدا ہو گیا تو ایک کپڑے میں بچہ کو لپیٹے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پھر حاضر ہوئی اور عرض کی اے اللہ کے رسول! میرے ہاں بچہ پیدا ہو گیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں ابھی نہیں جا اور اس کو دودھ پلا یہاں تک کہ تو اس کا دودھ چھڑا لے۔ چنانچہ وہ پھر بچہ کو لے کر حاضر خدمت ہوئی اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا بھی تھا۔ اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول! میں اس کا دودھ چھڑا چکی ہوں اور اب یہ روٹی بھی کھانے لگا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ بچہ مسلمانوں میں سے ایک شخص کو (پرورش کرنے کے لیے) دے دیا۔ پھر اس عورت کے متعلق حکم دیا۔ اس کے لیے اس کے سینے تک گڑھا کھودا گیا۔ اس کے بعد رجم (سنگساری) کا حکم دیا تو لوگوں نے سنگسار کرنا شروع کر دیا۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی ایک پتھر لے کر سامنے آئے اور اس کے سر پر مارا۔ اس سے ان کے جسم پر خون کے چھینٹے گر گئے۔ انہوں نے عورت کو برا بھلا کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا خالد ٹھہرو (اسے برا بھلا نہ کہو) اس ذات پاک کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس عورت نے بلاشبہ ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کوئی (ظلماً) ٹیکس والا بھی ایسی توبہ کرے تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اس کے جنازے کی تیاری کا حکم دیا اور نماز جنازہ ادا فرمائی اور اسے دفن کر دیا گیا۔

④ سو آدمیوں کے قاتل کی توبہ:

سیدنا ابو سعید بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تم سے پہلے گذرنے والی اقوام میں کسی شخص نے ننانوے (99) آدمی قتل کئے، اور لوگوں سے پوچھا اس زمانے میں روئے زمین پر کون بہت بڑا عالم ہے؟ لوگوں نے ایک راہب کے متعلق بتایا وہ اس کے پاس گیا اور پوچھا کہ میں ننانوے آدمی قتل کر چکا ہوں کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ راہب نے کہا نہیں! اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور تعداد پوری سو (100) ہو گئی پھر پوچھا کہ روئے زمین پر اب کون عالم ہے؟ تو اسے ایک عالم کا پتہ بتایا گیا وہ ان کے پاس گیا اور کہا کہ میں سو افراد کا قتل کر چکا ہوں کیا میری

توبہ کی کوئی صورت ہے؟ عالم نے کہا کیوں نہیں! تمہارے اور تمہاری توبہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں، تم فلاں جگہ چلے جاؤ! وہاں اللہ کے کچھ بندے ہیں جو اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت میں مصروف ہو جاؤ اور اپنے وطن لوٹنے کا خیال دل سے نکال دو کہ وہ سرزمین بدی کا گہوارہ ہے!

وہ شخص بتائے ہوئے پتہ پر روانہ ہو گیا۔ راہ ہی میں تھا کہ موت آ گئی اب رحمت وعذاب کے فرشتوں میں باہم تنازع ہوا کہ اس کی روح کون قبض کرے؟ ملائکہ رحمت کا کہنا تھا کہ یہ دل سے توبہ کر کے اور اللہ سے لو لگا کر آ رہا تھا، مگر فرشتہ عذاب کہہ رہے تھے کہ اس نے تو زندگی بھر نام کی کوئی نیکی نہیں کی، اس تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک فرشتہ ان کے پاس آیا، جس کو انہوں نے ثالث مان لیا، تو اس نے کہا زمین کی پیمائش کر لو، جس زمین کے یہ قریب ہو انہیں میں شمار کر لو، زمین کی پیمائش کی گئی تو نیک لوگوں سے اس کا فاصلہ قریب نکلا لہٰذا فرشتہ رحمت اس کی روح لے گئے۔

(بخاری 3283 مسلم 2766)

⑤ عبداللہ بن مرزوق رحمہ اللہ کی توبہ

عبداللہ بن مرزوق رحمہ اللہ ایک دن مہدی کے ساتھ لہو ولعب کی محفل میں اس قدر مستغرق ہوئے کہ ظہر، عصر اور مغرب کی نمازیں نہ پڑھ سکے، ہر نماز کے وقت ان کی چہیتی باندی انہیں توجہ دلاتی مگر وہ نمازوں سے غافل ہی رہے۔

جب عشا کی نماز کا وقت ہوا تو باندی نے آگ کا ایک انگارہ لیا اور اسے ان کے پاؤں پر رکھ دیا جس کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف محسوس ہوئی اور پوچھا کہ یہ کیا؟ باندی نے جواب دیا: یہ تو دنیا کی آگ کا انگارہ ہے جسے تم برداشت نہیں کر رہے تو آخرت کی آگ کو کس طرح برداشت کرو گے؟ باندی کی بات سن کر وہ زاروقطار رونے لگے اور پھر نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ باندی کی اس بات کا ان کے دل پر گہرا اثر ہوا اور انہوں نے اپنی تمام باندیوں کا آزاد کر دیا، اپنے سارے مال کو صدقہ کر دیا اور گزر بسر کے لیے سبزی ترکاری بیچنا شروع کر دی اور اس باندی نے بھی گزر اوقات کے لیے یہی کام شروع کر دیا۔

ایک دن امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ اور فضیل بن عیاض رحمہ اللہ ان کے پاس تشریف لائے، انھوں نے دیکھا کہ ایک اینٹ کا انھوں نے تکیہ بنا رکھا ہے اور ان کے پیچھے اور کچھ نہیں ہے۔ امام سفیان نے ان سے کہا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے کسی چیز کو چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا نعم البدل ضرور عطا فرماتا ہے تو ترک دنیا کے عوض اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا عطا فرمایا: انھوں نے جواب دیا: میں جس حال میں ہوں، اللہ

تعالیٰ نے مجھے اس میں خوش رہنے کی توفیق عطا فرما دی ہے۔

کتاب التوابین لابن قدامة المقدسی: ۱۹۰، ۱۸۹

⑥ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی توبہ:

سیدنا فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے ایک پڑوسی کا بیان ہے کہ آپ اس قدر ماہر ڈاکو تھے کہ اکیلے ہی ڈاکہ زنی کرلیا کرتے تھے، ایک رات ڈاکہ زنی کے ارادے سے نکلے اور دیکھا کہ قافلہ ان کے قریب پہنچ گیا ہے اور قافلے والے ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں کہ جلدی سے اس بستی سے چلے جاؤ کیونکہ یہاں فضیل نامی ایک شخص ہے جو قافلے کو لوٹ لیتا ہے۔ فضیل نے یہ بات سنی تو کانپنے لگے اور کہنے لگے: لوگو! میں ہی فضیل ہوں، جاؤ چلے جاؤ، اللہ کی قسم! میں آئندہ مقدور بھر کوشش کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کروں اور اس طرح فضیل نے اپنی سابقہ زندگی سے توبہ کرلی۔

دوسری روایت میں ہے کہ فضیل نے قافلے والے ان سب لوگوں کو اپنے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرایا اور کہا: تم فضیل سے محفوظ ہو اور پھر ان کے کھانے پینے کے انتظام کے لیے باہر نکل گئے، جب واپس آئے تو انھوں نے سنا کہ ایک شخص قرآن مجید کی اس آیت کریمہ کی تلاوت کر رہا تھا:

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ (الحدید: ۱۶)

کیا ابھی تک مومنوں کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کی یاد کے لیے ان کے دل نرم ہو جائیں۔

انھوں نے یہ آیت کریمہ سنی تو کہا: ہاں! اللہ کی قسم! اب میرا وقت آ گیا ہے، اس طرح ان کی توبہ کی ابتدا ہوئی۔

حلیۃ الاولیا: ۲۔ ۱۱۴

⑦ ایک خوب رو عورت کی توبہ:

کچھ لوگوں نے ایک بے حد حسین وجمیل عورت سے کہا: اگر تو امام ربیع بن خثیم کو اپنے حسن کے جال میں پھنسا کر گمراہ کر دے تو تجھے ایک ہزار درہم انعام دیا جائے گا، وہ اس بات پر آمادہ ہو گئی۔ اس نے انتہائی خوبصورت لباس زیب تن کیا، انتہائی عمدہ خوشبو کا استعمال کیا اور امام ربیع جب مسجد میں جانے لگے تو راستے میں ان کے سامنے آ گئی اور اس وقت یہ ننگے منہ تھی، امام ربیع رحمہ اللہ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: اگر تجھے بخار آ جائے اور وہ تیرے رنگ کو بدل دے تو پھر تیرا کیا حال ہوگا؟ یا اگر تیرے پاس ملک الموت آ جائے اور وہ تیری شاہ رگ کاٹ دے تو پھر تیرا کیا ہوگا؟ یا اگر منکر نکیر تم سے سوال پوچھیں تو انہیں کیا جواب دو گی؟ ربیع نے ابھی اتنی بات ہی کی تھی کہ اس عورت نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر گئی اور جب ہوش

میں آئی تو اس نے سچی اور پکی توبہ کی اور آئندہ زندگی اپنے رب تعالیٰ کی عبادت میں بسر کرنا شروع کر دی حتی کہ جس دن اس کا انتقال ہوا تو اس کا جسم اس طرح تھا جیسے کسی درخت کا جلا ہوا تنا ہو۔

کتاب التوابین لابن قدامۃ المقدسی: ۲۷۰۔ ۲۷۱

❀❀❀❀

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

03086222418

03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:

03111701903

03036604440

03086222416